بعونہ المستعان وصحوتہ الستکلان نسخہ

تائید آسمانی

فی ردّ

تذکرۂ روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لاتعداد ولاتحصیٰ اُس واحد لاشریک لہ کو شایان اور زیبا ہے کہ جس نے رحمت عامہ و رحمت کاملہ اپنے سے انبیاء ماسبق کو محض برائے اشاعت توحید وامتناع و تردید محدثات فی الدین مبعوث فرمایا اور رہروان مسالک ضلالت و دین آبای وموجدان طریق حدیثہ وجدیدہ وارای کو بوساطت انہین اکابر کے سراج ہدایت دکہاکر موقنین مین داخل فرمایا اور لعنت اوس مہدی طریق متین وہادی راہ مبین مطلع نبوت مقطع رسالت اشرف الانبیاء والرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدۂ درگاہ خالق ارض وسما کو سزا ہے کہ جس سے امتی ہونے سے حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام وغیر ذالک کو تمنا بے انتہا اور آرزو بے عد واحصا ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ جمیعا اما بعد ناہلد کوچہ تحقیق مجسم عصیان الملکی ابوالحسین المشہور محمد متین بن مولوی علی بہادر خان شاہجہانپوری خدمت ناظرین محققین مین عارض ہے کہ یہ رسالہ موسوم بہ تائیدات آسمانی فی رد تذکرہ روحانی بکمال محنت وجانفشانی ایکروز مین بلکہ کمتر اس سے رجم الشیاطین مارد ہوا اور حق تصنیف مطبع اخبار منشور محمدی کو دیا گیا رجاکہ لغزش سہوی کہ کوئی بشر اس سے خالی نظر نہین آتا نظر انداز کرین یا قلم عطوفت بصلاح اصلاح انہائین۔

اذا مر و باللغو مروا کراما خیال فرماوین ونستعین من اللہ المعین ہوجئے ونعم الوکیل ونعم النصیر۔

سوال محمد علی طالب علم۔ انجیل کیا ہے۔ جواب رجب علی مسیحی۔ انجیل وہ ہے جس کا ذکر چند جگہ قرآن مین وارد ہے۔ اولاً۔ سورۂ آل عمران مین آیۃ انزل التوراۃ والانجیل۔ ثانیاً سورۂ حدید مین آیۃ وقفینا بعیسی ابن مریم وآتیناہ الانجیل۔ ثالثاً سورۂ فتح مین آیۃ۔ ذالک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل۔

جواب الجواب جاننا چاہیے کہ سوال سائل مین حنث الدرجات السن ومرتبہ مشتمل ہے تین احتمالات پر۔

اول کو وک کمتر از ہفت سالہ اکثر اشیائے دنیویہ کو نہین جانتا اگر سائل موجودات حسب فہم اوسکے دیا جاویگا اور لاعلم من ہذا الشئی جانا جائیگا ثانیا لائب علم صرف و نحو خوان فہیم ذکی بست سال یا زاید ہو جیسا کہ محمد علی سائل مسئلہ ہذا ہے یہ نہ کہہ سکینگے کہ انجیل کی کتاب محرقہ ہونیکو نہ جانتا ہو بلکہ یون مفہوم ہوگا کہ سائل سائل ہے کہ مسئولہ فعل یا اسم یا حرف یا کلمہ یا کلام یا مفرد یا مرکب یا صحیح یا معتل یا مضاعف یا لفیف مقرون یا ثلاثی یا رباعی یا خماسی یا مجرد یا مزید یا مطرد یا شاذ یا مصدر یا مشتق و غیر ذالک مین کیا ہے تو خیال کرنا چاہئے کہ سائل کیا دریافت کرتا ہے اور مجیب کیا جواب دیتے ہین بالفرض والتسلیم قرآن مجید مین انجیل منزل من اللہ کا بیان ہے نہ محرقہ انجیل کا پس سوال انجیل محرقہ کو انجیل منزل من اللہ سے جو معدوم الوجود ہے بغیر ثبوت کے جواب مین لانا اور یہی جہالت ہے طرفہ یہ ہے کہ رجب علی خود اپنی تحقیق الایمان مین بیان کرتا ہے کہ اگلے زمانہ مین عیسائیون پر چند مرتبہ نوبت قتل کی پہونچی اور کتب بعد تلاش ڈہونڈکر جلائی گئین یہ ثبوت اقراری ہے انجیل منزل من اللہ کے معدوم ہونیکا اور انجیل مروجہ کے محدث اور محرف ہونے کا اور بعض کتب تواریخ مصنفہ مسیحان بہی اسبات کی شاہد ہین۔

ثالثا اگر سائل عالم واقف امور دینی ہے تو ان الفاظ سے یہ معنے ہون گے کہ انجیل ہیچ و محرف ہی قابل و لایق دید نہین جسکا ثبوت اقراری بیان کیا گیا قل جاء الحق وزہق الباطل۔

سوال دوم عیسے کون تہا۔ **جواب** یسوع وہ ہے جسکو قرآن مین رسول اللہ وکلمۃ اللہ و روح اللہ کہا ہے جیسا سورۂ آل عمران مین اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ۔ اور سورۂ تحریم مین و مریم بنت عمران التی احصنت فرجہا الخ۔

جواب الجواب ہر شی کا موقع و محل ہوتا ہے مثلا حکیم سے کوئی دریافت کرے کہ گاجر کیا ہے معا مفہوم ہوگا کہ گاجر سے واقف ہے مزاج و خاصیت کا سائل ہے پس رجب علی موقع و محل سے واقف نہ ہوا عیسی کے رسول ہونیکو ادنی و اعلی سب جانتے ہین مطلب یہ ہے کہ بموجب عقیدہ تمہارے کے اگر عیسی ابن اللہ ہین ثبوت اوسکا بیان کر دیں جواب موافق سوال ہنوز ہنوز باقی ہے لاحول ولا قوۃ۔ جواب آپ ندیکے اور کہتے ہین جب مذکورہ محمدیون نے جواب سنا چپکے ہو رہے۔ اس عبارت مین غور کرنے سے عدم تحقیق میان رجب علی کی معلوم ہوی قاعدہ ہے ایک جلسہ مین اگر دو شخص برائے فیصلہ و تحقیق امر دینی مین مشغول ہوتے ہین تو سوالے سائل و مسئول جیسا کہ طریق و داب مناظرہ ہے دوسرے کو مجاز در میدہ دہنی کا نہین ہوتا ہیہ کہنا کہ چپ کے ہو رہے غلط ہے اور افترا محض کیونکہ سوائے سائل سامعین خاموش ابتدا سے تہے۔

سوال سوم انجیل مین لکہا ہے کہ عیسی پر خدا کی روح کبوتر کی مانند اوتری تو ہم سائل ہین کہ کیا خدا کی روح

کبوتر بن گئی - جواب متی کی انجیل یسوع بپتسما پاکے فوراً پانی سے نکلکر باہر آیا اور دیکھو اُس کے لئے کھل گیا اوس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔

جواب الجواب قرینہ چاہتا ہے کہ سوال یون ہوگا کہ نزول وہبوط مین کبوتر کی مثال کیون ہے اگر بوجہ بالا روی ہے تو چیل یا بیل گدہ وغیرہ طیران مین زیادہ اس سے ہین اور اگر تیز روی سے جہت سے تو شکرہ باز صرہ اس سے زیادہ تیز پرہین اکثر کبوتر کا شکار کیا کرتے ہین اور بالفرض سوال ہذا نفس نزول وہبوط مین کبوتر مثال ہے جسم و روح مین کس سے تمثیل ہے اگر عدم ہے تو سوال باقی ہے۔

سوال چہارم مسیح کا نسب نامہ متی کی انجیل کا لوقا کے انجیل کے خلاف ہے حالانکہ مسیحی متفق ہیں مابین نہین رکھتی دوسرے کا - جواب متی اور لوقا کی انجیل غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کے وقت سے داؤد کے زمانہ تک اُن کے نسب نامے یکسان ہین مگر داؤد سے عہد عیسیٰ تک ایک طرح کا تفاوت البتہ ہے الخ دوسرا جواب علاوہ اس کے یہ تاویل بھی ہے الخ تیسرا جواب فاندر کہتا ہے کہ مسیح کے نسب نامہ مین ہرگز اور مطلق اختلاف نہین الی ان قال - پس اسی باعث سے دونون نسب نامون مین فرق ہے۔

جواب الجواب میان رجب علی تمکو کیا ہوا تفاوت کا اقرار کرکے پھر انکار کیا کہین اقرار کہین انکار یہودیون کا طریق خوب دل سے بنایا عجب ماجرا ہے مثلاً ہندہ خالد کی منکوحہ ہوی اور اولاد نہوی تھی کہ خالد کو پیام اجل پہونچا ناچار ہندہ نے متوفی کی بھائی ولید سے نکاح کیا اب وہ اطفال خالد سے گئے اور ولید کو محروم اولاد سمجھنا آپ لوگون یعنے عیسائیون کا شعار ہے نہ محققین کا مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور - اگر یہی حال ہے تو زبور کو زنبور اور توریت کو توریب باے موحدہ سے اور توریث ثاے مثلثہ سے جانتے ہون گے مان ایک بات یہ بھی معلوم ہوی کہ ابن کو ابنہ اور بنت کو ابن اور مادر کو زوجہ اور باپ کو لڑکا کا اپنا جاننے والے لوگ بھی ہندوستان مین جمع ہوتے جاتے ہین علی ہذا القیاس کہانیکو گوبر اور گوبر کو کہانا عیاذاً باللہ من شر ما خلق۔

قطعہ

شپ پرہ دیکھو بصر سے آپ تو معذور ہے	؎	چشمۂ خورشید کو سمجھے ہے یہ بے نور ہے
ہوگیا عیسائیون کا دیدۂ انصاف کور	؎	حق بے تحقیق پر ہر ایک جو مسرور ہے

سوال اول رجب علی عیسائی کا - محمد نبی تھا یا نہین اگر تھا تو کن علامتون سے سچا نبی ہونا معلوم ہوا جواب اگرچہ اہل تحقیق اور علماے اہل حق مرۃ بعد اولے و کرۃ بعد اخریٰ متواتر جواب سوالات مایحتی کو دیتے آئے ہین اور اب قلم بارہا کیا ہے چنانچہ مولوی عبدالواحد صاحب سنہوانی نے ردتحقیق الایمان

اوّل کہ بہی تصانیف واہیہ رجب علی سے ہے لکہا اور مولوی حافظ سید سخاوت حسن صاحب سہوانی نے کتاب تنبیہ البہائی اور مولوی اسرار حسن صاحب سہوانی نے موئد الفرقان فی رد تحقیق الایمان مین اُن سوالات غیر مہذبہ سے خوب پوست کندہ و دندان شکن جواب دیئے ہین تاہم ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ۔ وگر خاموش بنشینم گناہ است۔ لامحالہ مجہے یہ بہی لکہنا پڑا۔ جاننا چاہئے کہ نبی و رسول مین ان علامات کا ہونا ضرور ہے ۔ اول معجزہ ۔ دوم معصومیت ۔ سوم تعلیم عمدہ ۔ چہارم وحی سماوی نازل ہونا ۔ پنجم انبیاء ماسبق کا خبر دینا۔ پس آگاہ ہو کہ معجزات ہمارے نبی اکرم و رسول معظم کے اسقدر ہین کہ تعداد نہین ہوسکتا چنانچہ محقق مسیحی بہی اسکے قائل ہین ازانجملہ یوم ہجرت کبوتر کا غار کے منہ پر آشیانہ بنانا اور انڈہ دینا اور مکڑے کا جالا پورنا چنانچہ جان ڈیپورٹ اپنے تذکرہ مین بحوالہ کتب اسکی تصدیق کرتا ہے اور قرآن مجید مین ذکر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابجا موجود ہے چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے واندکے از بسیارے یہ کہ سورۂ قمر مین وارد ہے اقترب الساعۃ وانشق القمر ۔ دوم معصومیت مختصر یہ کہ تواریخ محققین نصارے اسکی شاہد ہے جسکو شک ہو معائنہ کرلے ۔ سوم تعلیم عمدہ وہ یہ کہ بعد بول و براز احجار و آب سے استنجا کرنا اور یہ نہین کہ مثل مسیحیان کاغذ سے پونچہنا کہڑے ہوکر پیشاب کرنا کہ قطرات بول جسم پر پڑین وغیرہ وغیرہ ۔ چہارم وحی سماوی ۔ قرآن شریف منزل من اللہ ہے اور وجہ منزل من اللہ ہونے کے یہ کہ کوئی کتاب اور کلام فصاحت و بلاغت اور عمدگی مین اس کے مماثل و مقابل نہین ۔ پس ناظرین حق بین پر من جمیع الوجوہ ظاہر ہے کہ لاریب قرآن مجید کلام ربی ہے کلام بشر نہین ہوسکتا ۔ زیادہ تاویل اسواسطے نہین لکہتا کہ اکثر عیسائیون نے بڑے زور و شور سے قرآن منزل من اللہ ہونیکا انکار کیا اور پہر اہل تحقیق سے جوابات دندان شکن اور حق و واجب دیکہہ کر اندہے ہوگئے کیا ضرور تہا کہ کتاب کو طول دیا جاوے صرف اسی قدر کافی سمجہا گیا موتی سے بات ہے کہ تیرہ سو اک سال سے باوجود گذرنے عرصۂ کثیر کے اب تک اور تا قیام قیامت حسب وعدہ خدائے برحق مثل قرآن شریف ہوا نہ ہوگا ۔ ششم پیش خبری انبیاے ماضی کی زبور[1] مین ہے توحسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے تیری ہونٹون مین فضل بنایا گیا ہے ای پہلوان تم جاہ و جلال سے اپنے تلوار حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکاؤ تیرا دہنا ہاتہ تجہے سب ناک کان دکہائیگا بادشاہون کے پیغمبران تیرے عزت والیون مین ہین انتہی ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت بڑے حسین تہے حتی کہ جمال باکمال آنحضرت سے جملہ ادیان حقہ و باطلہ سب جانتے ہین پس جو شئی کہ اظہر من الشمس ہو اسکو شرح شرح طلب نہین اور ملگے ۔ باطنی مراد ہو تو اسمین بہی خلق عظیم موجود ہے اور نیز فصاحت و بلاغت مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ کی روح